مدارس کی ترقی میں اساتذہ کا کردار

ڈاکٹر مولانا محمد عادل خان

دنیا میں پائے جانے والی تعلیمی اداروں میں جہاں طلباء ایک اہم کردار کی حیثیت رکھتے ہیں ، وہاں اساتذہ کا کردار بھی بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ بنیادی طور پر کسی بھی تعلیمی ادارے کا وجود، تین بنیادی چیزوں پر استوار ہوتا ہے، جن میں سے ایک طلباء، دوسرے اساتذہ اور تیسرے نصاب تعلیم ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان تینوں اکائیوں میں سے ہر اکائی جتنی بہتر اور عمدہ انداز میں اپنا کردار انجام دے گی، وہ تعلیمی ادارہ اسی طور پر ترقی کے منازل طے کرتا چلا جائے گا۔

اساتذہ کسی بھی تعلیمی ادارے کا انتہائی محترم حصہ ہوا کرتے ہیں، ان کی ہر بات، ہر ادا طلباء کے لئے مشعلِ راہ قرار پاتی ہے۔ اساتذہ چونکہ ہمیشہ اعلیٰ علمی، تدریسی اور اخلاقی صفات کے حامل ہوتے ہیں، اس لئے انہی اوصاف کی وجہ سے ادارہ اور طلباء کرام دونوں کے مفاد کے لئے اربابِ اہتمام کی طرف سے ان کا بطور اساتذہ کے تقرر کیا جاتا ہے، اساتذہ درحقیقت طلباء کے مربی اور معلم ہوتے ہیں، وہ مطالعہ سے حاصل کردہ نکات و معلومات اور اپنی فکر و نظر کو تدریس کے ذریعے طلباء کی طرف منتقل کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی یہ خدمت انہیں معاشرے کے دیگر افراد کے مقابلہ میں ممتاز کرتی ہے۔ طالب علم ہمیشہ اپنے اساتذہ کو عزت و احترام کا موقع عطا کرتے ہیں، اس لئے کہ ان کی نگاہ میں ان کے لئے اساتذہ کا کردار ہمیشہ قابل تقلید ہوتا ہے، اس لئے یہ بات بلاشک وشبہ کے کہی جاسکتی ہے کہ اساتذہ اپنی تعلیمی، تدریسی اور تربیتی خدمات کو اپنے عزیز طلباء کے لئے جتنا بڑھائیں گے، ان کے احترام، ان کی عزت و شہرت میں اتنا ہی اضافہ ہوگا۔

ہمارے دینی مدارس میں طلبا کا کردار اس حوالہ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے، یہاں پر اساتذہ صرف استاذ ہی کا کردار ادا نہیں کرتے ، بلکہ ہمارے مدارس چونکہ تربیتی مراکز بھی ہیں، اس لئے ہمارے یہ محترم اساتذہ طلباء کے لئے ماں، باپ کا بھی کردار ادا کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ اساتذہ جہاں درسگاہ میں علمی موشگافی فرماتے ہیں، علم کے دریا بہاتے ہیں، تحقیق وجستجو کے مناظر ان کے پاس دیکھنے کو ملتے ہیں، وہاں کلاس سے باہر اپنے طلباء کی اخلاقی حیثیت کو

درست رکھنے کے لئے بھی ان کی توجہ ہمیشہ ان پر مرکوز رہتی ہے۔ یہی اساتذہ اپنے طلباء میں تعلیم کو محنت سے حاصل کرنے کا جذبہ پیدا کرتے ہیں، یہ اساتذہ ان کی زبان دانی میں ممد و معاون بنتے ہیں، یہی اساتذہ طلباء کے اوقات کو ضائع ہونے سے بچاتے ہیں، طلباء میں تقریر و تحریر کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا سبب بنتے ہیں، یہی اساتذہ کسی بھی مدرسے کے انتظام و انصرام میں عمدہ مثال قرار دیئے جاتے ہیں، یہی لوگ ہیں جنہیں اپنے اخلاق و کردار کے اعتبار سے ایک مربّی اور رہبر کا مقام حاصل ہوتا ہے۔

ظاہر ہے یہ تمام اوصاف، محنت سے اپنی ذمہ داریوں کو انجام دینے والوں کے لئے ہیں، ان اوصاف کے حامل وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا جذبۂ عمل اخلاص سے بھرپور ہوتا ہے، جن میں کوشش و محنت اختیار کرنے کا ایک ایسا تسلسل ہوتا ہے جو انہیں ہمیشہ مصروف رکھتا ہے، اس کے مقابلہ میں ایسے لوگ جو کم ہمت ہوتے ہیں، کوتاہ بین ہوتے ہیں اور اپنے فرائض سے غفلت ان کا شعار ہوتی ہے، اپنی ذمہ داریوں سے انحراف ان کی زندگی کا حصہ ہوتا ہے، مکر و فریب ان کی عادت ثانیہ بن چکی ہوتی ہے، ایسے لوگ کسی بھی معاشرے کو بڑی آسانی سے تباہی کے دہانے پر پہنچانے کا سبب بن سکتے ہیں۔ چنانچہ آج کے دور میں اساتذہ جیسے عظیم منصب پر حامل افراد اگر خوش آمد، چاپلوسی، جھوٹ اور مکر و فریب اور اپنی ذمہ داریوں سے انحراف جیسے امراض کا شکار ہوں گے، تو ایسا ادارہ اور ایسا معاشرہ کبھی آگے کی طرف ترقی نہیں کرے گا۔

ہم مسلمانوں کے لئے اس سلسلے میں سب سے بڑی مثال حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے زمانے میں موجود انسانوں کے معلّم، مربّی اور رہبر قرار دیئے گئے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس ولولہ اور جذبہ سے اپنے متعلقین کی اصلاح و تربیت فرمائی اور ان کی تعلیم جیسے اہم فریضہ کو جس طرح انجام دیا، آج وہ ایک اعلیٰ اور عمدہ مثال قرار دیا جاسکتا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری مثال اس شخص کی ہے جو گھوڑے کی لگام ہاتھوں میں تھامے، آواز پر کان لگائے کھڑا ہے کہ جہاں اس کو کہیں سے آواز سنائی دے، وہ لپک کر گھوڑے پر سوار ہو کر وہاں پہنچ جائے۔ یہ اشارہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کی اصلاح کے لئے، لوگوں کی خدمت اور مدد کے لئے لوگوں کی تربیت کے لئے، ہر وقت مستعد اور تیار رہا کرتے تھے۔

پھر اسلامی تاریخ میں ہمارے اکابر جن میں ائمہ حدیث شامل ہیں، ائمہ فقہا شامل ہیں، ان حضرات نے جس طرح تعلیم و تربیت کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں، وہ رہتی دنیا تک ایک بہت بڑی مثال کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہمارے دینی مدارس کے اساتذہ اپنے کردار و افکار کے اعتبار سے، ہمیشہ ان محترم شخصیات کی طرف اپنی نگاہ رکھتے چلے آئے ہیں اور ذمہ داری کا یہ احساس، فرائض کی انجام دہی کی یہ فکر، انہیں ہمیشہ کم تنخواہ پر، کم

سہولتوں کے ہوتے ہوئے، زیادہ محنت پر ہمیشہ آمادہ کرتی رہی ہے۔ آج الحمدللہ ایسے بہت سے اساتذہ آپ دینی مدارس میں دیکھ سکتے ہیں جو روزانہ بارہ گھنٹے، چودہ گھنٹے ان اداروں میں خدمت انجام دینے کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں، دینی مدارس کے اساتذہ کا ایک قابل ذکر پہلو یہ بھی ہے کہ جہاں ہمارے یہ اساتذہ بارہ بارہ، چودہ چودہ گھنٹے مختلف خدمات انجام دیتے ہیں، وہاں پورے سال چھٹیوں کی بھی کوئی تعداد ان حضرات کے یہاں متعین نہیں ہوتی، چند سرکاری چھٹیاں ایسی ہیں جن میں مدارس میں چھٹیاں ہوتی ہیں ورنہ تمام جامعات و مدارس ان ایام میں بھی چلتے ہیں، سالانہ چھٹیوں کے موقع پر بھی اساتذہ کا مختلف علمی کاموں میں مشغولیت کا سلسلہ جاری رہتا ہے جن میں مختلف دورہ جات کا اہتمام، تفسیر قرآن کا اہتمام، تصنیفی خدمات کا تسلسل، چھٹیوں میں مختلف طلباء کو الگ الگ مختلف کتابیں پڑھانے کا سلسلہ بھی جاری وساری رہتا ہے۔

ظاہر ہے کہ خدمت کا یہ بھرپور انداز دنیاوی اغراض کے لئے نہیں ہے، ورنہ دنیا انہیں باہر اس سے کم وقت میں زیادہ مل سکتی ہے، لیکن ان کی یہ خدمت اللہ رب العزت کی رضا کے لئے اور دین کی اشاعت کے لئے ہے، قرآن کریم کا ارشاد ہے ﴿وقل اعملوا فیسری اللّٰه عملكم ورسوله والمؤمنون وستردون إلی عالم الغيب والشهادة فينبئكم بما كنتم تعلمون﴾.

اسی طرح ارشاد ہے، انبیاء سے کہلایا گیا: ﴿ما أسئلكم عليه من أجر إن أجري إلا علی رب العلمين﴾. یعنی میں اس تبلیغ پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا، میرا اجر تو بس رب العالمین کے ذمہ ہے"۔

اس طرح قرآن کا ارشاد ہے: ﴿وسوف يعطيك ربك فترضی﴾ اور آپ کا پروردگار آپ کو اتنا کچھ دے گا کہ آپ خوش ہو جاؤ گے۔

یہ تمام قرآنی ارشادات مدارس کے اندر خدمات انجام دینے والے اساتذہ کی سوچ وفکر کو صحیح راستہ پر قائم رکھنے کا سبب ہیں۔ یہی وہ ارشادات ہیں جن کے نتیجہ میں مدارس میں کام کرنے والے گھڑی دیکھ کر اپنی خدمات انجام نہیں دیتے، بلکہ ایک جذبہ، ایک ولولہ انہیں مصروف رکھنے کا سبب بنتا ہے اور وہ اپنی ساری زندگی اس خدمت میں انجام دینے کے باوجود یہ سمجھتے ہیں کہ اب بھی ہم سے وہ حق ادا نہ ہو سکا جو ہمارے ذمہ تھا۔

میری دعا ہے اللہ رب العزت ہمارے دینی مدارس کے ان مخلص افراد کی ان کوششوں کو قبول فرمائیں اور مدارس کی ترقی میں ان بے لوث اساتذہ کا جو یہ عظیم کردار ہے، اللہ رب العزت انہیں قبولیت سے نوازے ان کو مزید صلاحیتیں اور ہمتیں عطا فرمائے اور ان کے درجات کو آخرت میں بلند فرمائے۔ آمین

☆......☆